المنت للہ کہ نسخہ دلچسپ اردو مثنوی میر تقی دہلوی موسوم

B. no: 347

بہ دریای عشق

در مطبع سنگین از قالب طبع بر آمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عشق ہی تازہ کار و تازہ خیال
ہر جگہ اوسکی اک نئی ہی چال

کہیں انکھوں سی خون ہوکی بہا
کہیں سر مین جنون ہو کی رہا

دلمین جا کر کہیں تو درد ہوا
کہیں سینہ مین آہ سرد ہوا

کہیں رونا ہوا ندامت کا
کہیں ہنسا ہوا جراحت کا

گہہ نمک اوسکو داغ کا پایا
گہہ پتنگا چراغ کا پایا

یہان طپیدن ہوا جگر کی بیچ
وہان تبسم ہی زخم تر کی بیچ

کہیں آنسو کی یہہ سرایت ہے
کہیں یہ خون چکان شکایت ہے

ہے کہیں دلمین نالہ جانکاہ
ہی کسو لب پہ ناتوان کی آہ

ہی کسو کی پلک کو تمنا کی
ہی کہیں خاطرون مین غمنا کی

کہیں باعث ہی دل کی تنگی کا
کہیں موجب شکستہ رنگی کا

کہیں اندوہ جان آگہ کا
سوزش سینہ ایک جاگہ کا

دست افشان و پای کوبان یہہ
ہر قدم تہا زبان پہ یہہ جار
ہمرہی او سکی تہی بیتر کب
نغمۂ رفتہ سخن ہوئی نکلے
اضطرابی نی دلمین زور کیا
دل کی غم کو زبان پر لایا
کای ستم پیشۂ تغافل کیش
منہہ چہپایا تو نی اسیر ہی کے
صبر کس کس بلا پہ کر گذرون
منزلِ وصل دور مین کم پایا
ہی تو نزدیک دل سی ای طناز
ناز نی ایک دم نہ فرصت دے
تو تو وہان زلف کو بنایا کی
مجکو مد نظر تہی اپنی حال
تہی تجہی اپنی خال و رخ پہ نگاہ
بسترِ خواب پر تجہی آرام
وہان لب لعل تیری خندان تہے

تہا محافہ کی ساتہہ یو یان یہہ
خواب ہی یا کہ ہی یہہ بیدار ی
ہی مجہی بخت و اتفاق [illegible] کی سبب
اوڑنی لاگی جگر کی ٹکڑے
اوسنی بی اختیار شور کیا
آفتِ تازہ جان پر لایا
تک نظر سی زیان نہین کچہہ بیش
نگہِ التفات اب مزہ ہی
چارہ اس بن نہین کہ مر گذرون
تجکو اس مرتبہ ہین استغنا
لیک تجہ تک سفر ہی دور و دراز
آئینہ نی کبہی نہ رخصت دے
جان تہان پیچ و تاب کہایا کی
مین ستم کا ہوا کیا پامال
دل میرا مبتلای داغ سیاہ
مجکو ہمیارہ تلخی سی کام
یہان فشردہ جگر بہ دندان تہے

ناز و خوبی سی دل دیا نہ تجھے — رحم سی آشنا کیا نہ مجھے
اب تغافل نکر تلطف کر — حال پر میری ٹک تاسف کر

فریب خوردن جوان از سخنان دایۂ غدار و غرق شدن او در بحر خار

گو کہ از دایہ کی ہوا یہہ سخن — تھی وہ استاد کارِ حیلہ و فن
پاس اوسکو بلا تسلی کے — وعدۂ وصل پر تشفی کے
کا سی ستم دیدۂ غم دوری — ہو چکا اب زمانِ مہجوری
زار و نالہ نکر شکیبا ہو — عشق کا راز تا نہ افشا ہو
دل قوی رکھہ نہ جی کو کاہش دے — دل کوئی دم مرادِ خواہش دے
سخت دل تنگ تھی یہہ غیرتِ ماہ — قطع تجھہ بن نہ ہو سکی تھی راہ
گرچہ یہہ حسنِ اتفاق سی ہے — اوسکی بہی جذبِ اشتیاق سی ہے
تیری آنی سی دل کشادہ ہوا — نشاءِ دوستی زیادہ ہوا
بزمِ عشرت کرینگی باہم ساز — ہو جیو اپنی دوست کا دمساز
دیکی اوسکو فریب ساتھہ لیا — دلِ عاشق کو اپنی ہاتھہ لیا
لیک در پردہ اوسنی یہہ ٹھانی — کھینچی اس سی دشمنی جانی
یہہ تو دل تفتۂ محبت تہا — سخت وارفتۂ محبت تہا
وقت نزدیک تہا کہ آ پہنچا — تا لبِ آب پا بپا پہنچا
آب کیسا کہ بحر تہا زخار — تند مواج تیرہ و [illegible]

موج کا ہر کنارہ طوفان پہ
ہمکنارِ بلا ہر ایک گرداب
گذرِ موج جب نہ تب دیکھا
کشتی ایک آن کر ہوئی موجود
کی کنارے پہ لا کی استادہ
اوس سفینہ پہ جلد جا پہنچا
بیچ دریا کی دایہ نی جا کر
پھینکی پانی کی سطح پر یکبار
حیف تیری نگار کی پاپوش
غیرتِ عشق ہی تو لا اُسکو
اوسطرف آپ کی اوترنا ہے
پاؤن اوسکی جو ہین نگار آلود
جس کف پا کو رنگ گل ہو بار
یہہ روا ہی تو اپنی حال پہ رو
جی اگر تہا عزیز اپنی کام
سنکی یہہ حرف دایہ مکار
بجنبہ کارِ عشق کی نہ ہے

پلاری چشمک حباب عمّان پہ
لجۂ سرمایہ بخشش تیرہ سحاب
ساحل اوسکا نہ تھا کہیں دیکھا
ہو فلک پر ہلال جیسے نمود
تہا محافہ رکوب آمادہ
یہہ بھی موج ہان ساتھ ہی لگا پہنچا
کفش اوس گل کی اوسکو دکھلا کر
اور بولی کہ اوجگر افگار
موجِ دریا سی ہو وی ہم آغوش
چہوڑ مت یو برہنہ پا اسکو
اوس نواحی کی سیر کرنا ہے
ظلم ہی ہو وین گر غبار آلود
منفعل ہی کہ خار سی ہو فگار
مفت ناموس عشق کو مت کہو
کیون عبث عشق کو کیا بدنام
دلکی اوسکی گیا شکیب و قرار
جست کی اوسنی پی جا کہ

تہا سفینہ ہیں یا کہ دریا میں
موج زنجیر ہو گئی پا مین

کہینچ گیا قعر کو وہ گوہر ناب
کشش عشق تہی مگر تہ آب

کہیں ناہین ڈوبتی اوچہلتی ہین
ایسی ڈوبی کہین نکلتی ہین

یون جو ڈوبی کہین تو جا نکلی
غرق دریای عشق کیا نکلی

عشق نی آہ کہو دیا اوسکو
رفتہ رفتہ ڈوبو دیا اوسکو

آمدن دختر صبوی خانہ و غرق شدن درہمان دریا

جبکہ دریا مین ڈوب کر وہ جوان
کہو گیا گوہر گرامی جان

دایہ حیلہ کر ہوئی دلشاد
وہان سی کشتی چلی برنگ باد

خارخار دلی سے فارغ ہو
لیگئی پار اوس گل نو کو

یہہ نہ سمجہی کہ عشق آفت ہے
فتنہ ساز ہمین ایک قیامت ہے

خاک ہو کیون نہ عاشق بیدل
کام سی اپنی یہہ نہین غافل

وصل جیتی ہنو میسر اگر
لاوی معشوق کو یہہ تربت پہ

یہان سی عشاق اگر گئی ناشاد
خاک خوبان ہی اون نی دی برباد

قصہ کوتاہ بعد یک ہفتہ
آئی وہ رشک مہ زخود رفتہ

لگی کہنی کہ اب تو ای دایہ
ہو گیا غرق وہ فرومایہ

ابتو وہ ننگ درمیان سی گیا
آزردمند اس جہان سی گیا

تہی جو ہنگامی اوسکی مدسی برپا
ساتہ اوسکی گئی وہ شور و فساد

شور و فتنہ تھی اوس تلک ساری
اتنو بدنامیاں تئیں باری

مجکو گھر بن نہیں ہی اب آرام
دل کو شام و سحر ہی رنج تمام

دل تڑپتا ہی متصل میرا
مرغ بسمل ہی یا کہ دل میرا

وحشت طبع روز افزون ہی
حال دلکا میری دگرگون ہی

بیدماغی کمال ہوتی ہی
جان تن کی وبال ہوتی ہی

دل مین آتا ہی ہون بیابانی
پھر کہون ہون کہ یہہ ہی نادانی

بیکلی جیکو تاب دیتی ہی
طاقت دل جواب دیتی ہی

دل کوئی دم مین خون ہووےگا
آج کل مین جنون ہووےگا

مصلحت ہی کہ مجکو پہچل گھر
ایک دو دم رہین گی دریا پر

گاہ باشد کہ دل میرا وا ہو
ورنہ کیا جانئی کہ پھر کیا ہو

وایہ بولی کہ ای سراپا ناز
حسن کا در پہ تیری روی نیاز

اپنو فتنہ کو مین سلایا ہی
اوس بلا کی تئین ڈوبایا ہی

کون مانع ہی گھر کی چلنی کا
ستدرہ کون ہی نکلنی کا

ہو محافی مین دل خوشی سی آ
شاد شادان کر آب سی تو گذرا

دل سی اپنی پدر کا غم کم کر
مادر مہربان کو خرم کر

کر ملاقات ہمدمون سی تو
گرم بازی ہو محرمون سی تو

پھہ نسمجھی کہ ہر بلا ہی عشق
گھات مین اپنی لگ رہا ہی عشق

جس کسو سی یہہ پیار رکہتا ہے
جذب سی اپنی جب کہی ہی کلام
صبح کا ہان غیرت خورشید
پہنچی نصف النہار دریا پر
حد سی افزون جو بیقرار ہوئی
حرف زن یون ہوئی کہ ای دایہ
موج سی ہتا کدہر کو ہم آغوش
تجکو آیا نظر کہان آکر
مجکو دیجیو نشان اوس جا کا
ہون مین نا آشنای سیر آب
لجہ کیا موج کسکو کہتی ہین
ہی میسر کہان یہہ سیر عبور
مگر مین دایہ گرچہ ہتی کامل
یہہ نہ سمجہی کہ ہی فریب عشق
بیچ دریا کی جا کہا یہہ حرف
یہان وہ بیٹہا حباب کی مانند
سنتی ہی یہہ کہان کہان کرکی

عاقبت اوسکو مار رکہتا ہے
عاشق مرد ہی ہی لی ہی کام
اوسجکہہ سی روان ہوئی نا امید
ہو لی بی اختیار دریا پر
دایہ کشتی مین لی سوار ہوئی
یہان گرا ہتا کہان وہ کم مایہ
ہتا تلاطم سی کسطرف بیہوش
پہر جو ڈوبا تو کس جگہہ جا کر
مین ہی دیکہون خروش دریا کا
نا شناسای موجہ و گرداب
گہر مین ہم نام سنتی رہتی ہین
اتفاقی ہین اسطرح کی امور
لیک نہ سی سخن کی تہی غافل
ہی یہہ مہ پارہ نا شکیب عشق
یہان ہوا تہا وہ ماجرای شگرف
کچہہ نہ تہا پہر سراب کی مانند
گر پڑی ہی قصد ترک جان کرکی

موج ہر یک کمندِ شوق تھی آہ / لیتی اوسکی بزنگِ مارِ سیاہ
دام گسترده عشق تھا تہ آب / جسکی حلقہ تمام تھی گرداب
حسن موجوں میں یوں نظر آوے / نورِ مہتاب جیسے لہر لیوے
تھیں وہ اوسکی حنائی انگشتان / غیرت افزائی پنجۂ مرجان
سر یہ جیدم کہ آب ہوگی ہلا / سطحِ پانی کا آئینہ سا رہا
کششِ عشق آخر اوس مہ کو / لیگئی کھینچتی ہوئی تہ کو
کودی غوّاص وے آشنا سارے / تا بمقدور دست و پا مارے
کھینچ کر کوفت سب ہوئی بیتاب / تہ لگا ہاتھ وہ درِ نایاب
جا ہم آغوش مردہ یار ہوئے / تہ میں دریا کی ہمکنار ہوئے
پاک کی زندگی کی آلایش / لئی دست و بغل کی آسایش

خبر کردنِ دایہ بخانۂ جانان و برآوردنِ عاشق و معشوق چسپیدہ از دریا بوسیلۂ دام

سر پٹک کی جو گھر گئی دایہ / آفت ایک تازہ لی گئی دایہ
اب و عم مادر و برادر سب / خاک افشان و آہ نالہ بلب
گھر و دستہ تمام اوس گل کا / ترک آئین کر تجمّل کا
سوی دریا رواں ہوئی گریاں / آتشِ غم سی دل جگر بریاں
خلق اکجا ہوئی کنارے پی / حشر برپا ہوئی کنارے پر
دام داروں سی جب لی کام لیا / آخر اونکو بسر انجام کیا

THIS EBOOK IS DOWNLOADED FROM
SHAAHISHAYARI.COM

LARGEST COLLECTION OF URDU
SHERS, GHAZALS, NAZMS AND EBOOKS.

کہین عشاق کا نیاز ہوا
ہی کہین شغل جگر کی بیتابی
کسو چہرہ کا رنگ زرد ہوا
طور پہ جا کی شعلہ پیشہ رہا
کہین نی زار مین لگائی آگ
کہین افغان مرغ گلشن تہا
کہین مسلخ مین جان فشاره ہوا
ایک عالم مین دردمندی کی
ایک دل سی اوٹہی ہی گرد
ایک زمانہ مین دل کی خواہش تہا
کہین عشق ہی جبین ہو کر جاه
خار خار دل غریبان ہی
کہین شیون ہی اہل ماتم کا
آرزو ہی امیدواران کی
نمک زخم سینہ ریشان ہی
حسرت آلوده آه ہی کہین
کشش اوسکی ہی ایک اعجوبہ

کہین اندوه جان گداز ہوا
ہی کسو مضطرب کی بیخوابی
کسو محمل کے ره کا گرد کا
بی ستون مین شرار تیشہ رہا
کہین تیغ اور گلو مین کہی لاگ
کہین قمری کا طوق گردن تہا
کہین دل ہو کی پاره پاره ہوا
ایک محفل مین جا سپندی کی
ایک لب پر سخن ہی خون آلود
اک سمین مین جگر کی کاہش تہا
کہین رہتا ہی قتل تک ہمراه
انتظار بلا نصیبان ہی
کہین نوحہ ہی جان غمزدگان
دردمندی جگر فگاران کی
نگہ یاس مہر کشتان ہی
شوق کی اک نگاه ہی کہین
تو دو با عاشق تو یار ہی دونا

تہا

THIS EBOOK IS DOWNLOADED FROM
SHAAHISHAYARI.COM

LARGEST COLLECTION OF URDU
SHERS, GHAZALS, NAZMS AND EBOOKS.

کون مجھ سے ہم وصل یہاں نہیں گیا
گر نہ یار اوسکا پہر جیا نہیں گیا

کام میں اپنی عشق پکّا ہی
یہاں یہہ نیرنگ [illegible] زیکا ہی

جسکو ہو اوسکی التفات نصیب
ہی وہ مہمان چند روز غریب

ایسی تقریب ڈہونڈلاتا ہی
کہ وہ ناچار جیسی جاتا ہی

آغاز قصہ جوانِ رعنا عاشق تن و دختر ماہ پیکر

ایک جا ایک جوانِ رعنا تہا
لالہ رخسار سرو بالا تہا

عشق رکہتا تہا اوسکی جانی گرم
دل وہ رکہتا تہا موم سی بہی نرم

شوق تہا اوسکو صورتِ خوش سی
انس رکہتا تہا وضعِ دلکش سی

تہا طرحدار آپ بہی لیکن
رہ نسکتا تہا اچہی صورت بن

کوئی ترکیب گر نظر آتی
صورتِ حال اور ہو جاتی

دیکہتا گر وہ کوئی خوش پرکار
رہتا خمیازہ کش ہی لیل و نہار

زلف پڑتی کسو کی گر برہم
دیکہتی اوسکی حال کو درہم

دیکہتا گر کہیں وہ چشم سیاہ
دل سی بی اختیار بہرتا آہ

سر میں تہا شور شوق دل میں تہا
عشق ہی اوسکی آب و گِل میں تہا

الغرض وہ جوان خوش اسلوب
ناشکیبا رہی تہا بی محبوب

ایکدن بیکلی سے گہبرایا
سیر کرنی کو باغ میں آیا

کسو گل پاس وہ صنم ٹہیرا
کہیں سبزی میں ایکدم ٹہیرا

ایک خیابان مین سے ہو نکلا
ٹہلتا ہوا دلِ بیتاب
دل کو [illegible] کی توقع ہو
دیکہہ گلشن کو نا امیدانہ
دل کی گئی کا ایک تو غم تہا
ناگہہ اک کوچہ سی گذرا ہوا
ایک غرفہ مین ایک مہ پارہ
پڑ گئی اوسپہ ایک نظر اوسکی
تہی نظر یا کہ جی کی آفت تہی
ہوش جاتا رہا نگاہ کی ساتہہ
بیقراری نی کج ادائی کے
منہہ جو اوسکی طرفسی اوسکا پہرا
وہ تو رکہتی نہ تہی خیال اوسکا
چہاڑ دامن کی تئین وہ مہ پارہ
وہ گئی اوسکی سر بلا آئی
دل تپکنی لگا طپیدن تازہ
ہاتہہ جانی لگا گریبان تک

ایک سایہ تلی سے رو نکلا
نہ تہا چشم تر سی خونِ ناب
ہر شجر کی تلی بہت سا رو
رو دکیا اوسنی جانبِ خانہ
راہ چلنی مین حال درہم تہا
آفتِ تازہ سی دو چار ہوا
تہی طرف اوسکی گرم نظارہ
پہر نہ آئی اوسی خبر اوسکی
وہ نظر ہی وداعِ طاقت تہی
صبر رخصت ہوا ایک آہ کی ساتہہ
تاب و طاقت نی بیوفائی کی
مضطرب ہو کی خاک پر وہ گرا
ہوا بیطرح گو کہ حال اوسکا
اوٹہہ گئی سامنی سی بیچارہ
خاک مین مل گئی وہ رعنائی
رنگ چہرے سی کر چلا پرواز
چاک کی پہیلی پانو دامان تک

صبح نی ایک جنون کیا پیدا — اشک نی رنگ خون کیا پیدا

سوزش دل نی سینی جاگہہ کی — داغ نی آ جگر کو آتش دی

بستر خاک پر گرا وہ زار — درد کا گہر ہوا دل بیمار

خاطر افگار خار خار ہوئی — جان تمنا کش نگار ہوئی

اوسکی منہہ پر پڑی تہی جو نگاہ — نا امیدی کی ساتہہ تہی ہمراہ

خوہو نی نالۂ حزین کی ساتہہ — رابطہ آہ آتشین کے ساتہہ

ہو نتہہ سوکہی تو خون ناب ملا — خواب و خورد دونو کو جواب ملا

خلق اوسکی ہوئی تماشائی — پر نہ وہ دیکہنی کبہو آئی

کچہہ کہا گر کسو نی شفقت سی — رو دیا اوسنی ایک حسرت سی

جا لگی اوسکی قریب در بیٹہا — قصد مرنی کا اپنی کر بیٹہا

دل نہ سمجہا کہ اضطراب کیا — شوق نی کام کو خراب کیا

ثابت شدن عشق جوان و بدگمان شدن وارثان جانان

جو کہ سمجہی تہی اوسکو دیوانہ — رحم کرتی تہی آشنا یا نہ

عاشق اوسکو کسو کا جان گئی — اور برا اس ادا سی مان گئی

کیونکہ باہم معاش تہی اونکی — ایک جا بود و باش تہی اونکی

وارث اوسکی بہی بدگمان ہوئی — درپی دشمنی جان ہوئی

مشورت کی کہ ماریئی الہین — دفعتہ اس بلا کی تئین ٹالین

پھر یہہ ٹھہری کہ ہوون گی ہم بدنام
اکیلا گئے تھا کہ یہہ جوان مارا
ہوگیا گر جوان حقہ یہہ پیدا
کیجئی اوسکو ایک ڈھب سی تنگ
ہمتِ خبط رکھئی اوسکی سر
دیکھی دیوانہ اوس جوان کو قہر
کی اشارت کہ کودکانِ شہر
ایک نی سخت ہکی تنگ کیا
ایک نی ابتدا ملامت کی
ایک آیا تو ہاتھہ مین شمشیر
ایک اوسی تیر سی ڈراتا تھا
ایک کہنی لگا کہ اوبی ننگ
گرچہ ہنگامہ اوسکی سر پر تھا
محو تھا اوسکی یہہ خیال کی بیچ
جو تھہ پر حسن کا بیان اوسکا
ایکدم سرد آہ بھرا اوٹھتا
جی مین کہتا کہ آہ مشکل ہی

سنکر آخر کہین کی خاص و عام
کسبتی مارا اوسی کہان مارا
کھینچئی ہوئی رخصتِ بسیار
تا نہ آید ہوا اپنی جانب تنگ [?]
کیجئی سنگسار اوسکو پھر
ہو گئی ساری در پی آزار
ائی لبریز غصہ و پر قہر
ایک نی اکی زیر سنگ کیا
ایک نی شور سی قیامت کی
ایک بولا کہ اب بھی کیا تاخیر
ایک برچھی اوسی دکھاتا تھا
زندگانی کا بھی یہہ کوئی ڈھنگ
لیک وی دل اوسکا اودھر تھا
تھا گرفتار اپنی حال کی بیچ
سر تھا اور سنگِ آستان اوسکا
نالۂ گرم گاہ گاہ کر اوٹھتا
اوسطرف یک نگاہ مشکل ہی

دوست کو میری غم سی ہی ننگ
دشمنون ہی ہی جی پہ عرصہ تنگ

چشم تر سی لہو بہا کرتا
صبح کی باد سی کہا کرتا

کاہی نسیم سحر یہہ اوس سی کہ
مست تغافل کر اور [illegible] وہ

ان بلاؤن مین کوئی کیونکہ جیے
جان پر آبنی ہی تیری ہائے

جو ہی سو دشمنی مین ہی سرگرم
تو ہی اگر تو چشم کو کر گرم

ہجان دون تیری واسطی سو تو
انکہہ اوٹھا کر ایدہر دیکہی کبہو

رفتہ رفتہ ہوا ہون سودائی
دور پہنچی ہی میری رسوائی

نام کو ہی تری بجا نا آہ
تجسی کیونکر سخن کی نکلی راہ

ناامیدانہ گر کرون ہون نگاہ
دیکہتا ہون ہزار روی سیاہ

سخت مشکل ہی سخت ہی بیداد
ایک مین خون گرفتہ سو جلاد

کوئی مشفق نہین جو ہووی شفیق
بیکسی مین نہین ہی کوئی رفیق

نالہ ہوتا ہی گر کبہی دل جو
گریہ آنسو سی پوچہتا ہی رو

آہ جو ہمدمی سی کرتی ہے
اب تو وہ ہی کمی سی کرتی ہے

اور یہہ ماجرا ہوا مشہور
شور رسوائیونکا پہنچا دور

دیکہہ کر اوسکو بیخود و بیخواب
جانا ہر ایک نی عاشق بیتاب

ہوتہہ پر اوسکی رنگ خوشی تہین
عشق ہی اوسکو یہہ جنون نہین

ہی نگہہ اوسکی جسطرف مائل
اوسطرف ہی گیا ہی اوسکا دل

جب ہوئی قیل و قال اکثر مین — چاہ ثابت ہوئی اوسی گہر مین
عشق بی پردہ جب فسانہ ہوا — مضطرب کدخدای خانہ ہوا
گہر مین جا بہر دفع رسوائی — بیٹھہ کر مشورت یہہ ٹہرائی
تاکہ یہہ غیرت مہ تابان — جا کی چندی رہی کہین پنہان
ہوئی جب اس بلا سی خاطر جمع — نور افزای خانہ ہو چون شمع
گہر تہا ایک آشنا کا مدنگاہ — وہان ہو روپوش تا یہہ غیرت ماہ

فرستادن دختر ماہ پیکر ہمراہ دایہ غدار دریا پار بخانہ یار و ہمراہ شدن جوان یار

شب محافہ مین کر کی اوسکو سوار — ساتہہ دی ایک دایہ غدار
پار دریا کی جلد رخصت کی — اسطرح فکر رفع تہمت کی
گہر سی باہر محافہ جو نکلا — اوس جوان ہی کی پاس ہو نکلا
طپش دل سی ہو کی یہہ آگاہ — ہو لیا اوسکے ساتہہ بہر راہ
وہان کی رہنی سی اوسکو کام تہا — وہ گلی اوسکا جکہہ مقام تہا
جسکی دلکو کمال ہو الفت — جسکی جانب درست تہی نسبت
جنبش اوسکی پلک کو کر وہان ہو — دلمین پیہان کاوش اک نمایان ہو
یار کو درد چشم گر ہووی — چشم عاشق لہو مین تر ہووی
چاک دامن ہی وہان پی زینت — یہان گریبان ہی چاک گل کی صفت
وہان ہی تنگ یہان ہی دل تنگی — حسن اور عشق مین ہی یکرنگی